یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اخبار اہل حدیث

بزرگ محمد مصطفیٰ کی گفتار ــ مت دیکھ کسی کا قول و کردار
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ــ پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۳۷ جلد ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کی جاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔

(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس نہیں کئے جاتے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ .. عہ

والیان ریاست سے " سے

رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۴

" " ششماہی عہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

۲ فیصد بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

امرتسر میں میونسپل انتخاب

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ نے محض اپنی مہربانی سے یہ قانون جاری کیا تھا کہ جس قصبہ میں ۱۰ ہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں پر ایک کمیٹی قائم ہوا کرے جسکو دو ثلث ممبر رعایا کی طرف سے نامزد ہوں اس سے غرض یہ تھی کہ رعایا کو خود مختاری حکومت کا ڈھب سکھایا جائے جو آئندہ چلکر انکی ترقی کا باعث ہو سکے۔ مگر افسوس کہ ہندوستانیوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی بلکہ سخت ناقدری کی۔ ایک ناقدری تو یہ کی کہ خود غرضی سے عموماً ایسے نااہلوں کو ممبر کرتے ہیں جنکو فرائض ممبری سے بس اسی قدر خبر ہوتی ہے کہ ہم کرسی نشین ہیں دوم اس انتخاب کی بدولت ہندوؤں سے مسلمان اور مسلمانوں سے ہندو آپس میں ایسے بگڑتے ہیں کہ تین سال تک اس بگاڑ کا سنوار ہونے نہیں پاتا کہ پھر نئے سرے سے انتخاب پیش ہو جاتا ہے۔ مگر امرتسر بالخصوص ان

سے کسی قدر امن میں ہے۔ ہندو مسلمانوں کے نزاعات تو یہاں بالکل نہیں ہوتے کہ گورنمنٹ کی طرف سے دونوں قوموں کے ممبروں کی تعداد مقرر ہے۔ ہندوؤں کے مع سکھوں کے دس اور مسلمانوں کے آٹھ ممبر ہوتے ہیں اور یہ بھی قانون ہے کہ مسلمان مسلمانوں کو اور ہندو ہندوؤں کو انتخاب کریں۔ اسی طرح گورنمنٹ اور اضلاع میں بھی قانون جاری کردے تو مسلمانوں کی بہت سی حق تلفیوں کا انتظام ہو سکے۔ اسکے علاوہ امرتسر میں ایک خاص خوبی کی بات ہے کہ اسکو انتخاب کے موقع پر یہاں کے ممبر آپس میں مصالحت کر لیا کرتے ہیں مثلاً مسلمانوں کے امیدوار آٹھ سے زیادہ ہو سکتے ہیں تو آپس میں بیٹھکر قرعہ اندازی سے یا باہمی سمجھوتے سے زیادہ کو ہٹا کر آٹھ رہ جاتے ہیں چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ صورت اہل شہر کے لئے آرام دہ تو ہے مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے قانون کا منشا کیا تھا۔ ۱۸۸۴ء سے پہلے بھی کمیٹیاں تھیں جنکو ممبروں کا انتخاب گورنمنٹ خود کرتی تھی مگر لارڈ رپن نے اس انتخاب کو رعایا کے ہاتھ دیا تو کیا یہی غرض تھی کہ ممبر باہمی مصالحت سے انتخاب کر لیا کریں یا یہ غرض تھی کہ رعایا کو ذاتی پیدا ہو اور وہ اپنے پسندیدہ دیکھیں سکو

ahmadimuslim.de

قائم مقام کریں۔ کیا یہ غرض گورنمنٹ کی اس طریق سے حاصل ہو جاتی ہے؟ اگر ایسا کرنا گورنمنٹ کے نزدیک جائز ہے اور گورنمنٹ اپنی غرض کا حصول اسی میں سمجھتی ہے تو پہلے ہی سے ان مخبروں کو کہدیا کرے کہ تم آپس میں مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کرلیں تو کیا ضرورت ہے کہ سات آٹھ ماہ پہلے سے ڈویژنوں کو دستی وجبر کرایا جائے جس سے ناحق کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرنی پڑیں۔ امید ہے گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور نہ کریگی اور بلحاظ آرام ہماری یہی درخواست ہونی چاہیئے کہ گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور کرے مگر نہ اس قانون کی غرض و غایت کو بھی ملحوظ رکھ کر بتا دے کہ کیا ثابت حاصل ہو سکتی ہے اور سات آٹھ ماہ کی محنت کا نتیجہ کیا ہے؟

یا مثال مشہور کوہ کندن کاہ برآوردن پر عمل کرنا اور کرانا منظور ہے؟

کیا امرتسر کی پالیٹکس کا ہیرو (وکیل) اس پر کچھ لکھیگا اور حالات ہٰذا پر غور کر کے کی مثال پیدا کریگا؟

مرزا صاحب قادیانی کا پیغام صلح
یا
اعلانِ جنگ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نبود عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

مرزا صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا جسکو وہ عام مجمع میں سنانا چاہتے تھے۔ مگر خدا کی شان انکی دعا قبول ہوئی کہ وہ حسب دعا خود مجھ سے پہلے مر گئے جسکا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہیئے۔ وہی مضمون پیغام صلح کے نام سے ۲۱ جون کو تمام ہزارہا مخالفین اور موافقین کے سامنے پڑھا گیا ہم نے اس مضمون مطبوعہ کو دیکھا ہے ہم منتظر تھے کہ دیگر ہمعصر اسکے متعلق کیا لکھتے ہیں لیکن آخر میں معلوم ہوا کہ ہمعصروں نے بجز ایک معمولی خبر لکھ دینے کے باقی حصہ اہلحدیث کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ کیوں نہو سے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

مرزائی پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ہندوؤں اور آریوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تم ہمارے نبی کو ایسا سمجھ کر مان لو اور ہم تمام مسلمان خصوصاً مرزائی تمہارے اوتاروں اور ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مان لیتے ہیں بس تمہاری ہماری صلح ہو جائیگی چنانچہ ایک مقام پر آپکے الفاظ یہ ہیں۔

"اے میری عزیز ہمسایو! اے ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اسی وجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہو کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لوگے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرینگے۔" (پیغام صلح ص۲۱)

شعر تو بہت سستا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پیغام صلح میں بھی مرزا صاحب نے (مرزائی دوست معاف فرماویں) اپنی دجالیت کا پورا ثبوت دیا ہے اس پیغام صلح میں آپنے شریعت اسلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی سابقہ تحریرات کے بھی خلاف کیا ہے بلکہ بنظر یہ بھی نہیں کہ عقل و دانش کی بھی پرواہ نہیں کی۔

پہلے ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کا خلاف کیسے کیا ہے۔

آپ اپنی مایہ ناز کتاب (جسکو آپکے خلیفہ نور الدین بڑے فخر سے آریوں کے مقابلہ کی تصنیف سمجھتے ہیں) شحنہ حق میں ویدوں کی نسبت اظہار رائے ان لفظوں میں کرتے ہیں۔

"وید صرف ایسی زمانہ کے جھوٹے اور پست خیالات ہیں کہ جب آریہ دیس میں مخلوق اور خالق میں تمیز کرنیکا مادہ پیدا نہیں ہوا تھا اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالیٰ کی جگہ دی گئی تھی چنانچہ رگ وید کے شاعروں کے پرجوش شعر ہیں اندر و اگنی وغیرہ کے جھوٹی ہیں گرمی اور گھٹا اور دھوپ کا حال دکھایا گیا اس بیان پر شاہد ہیں" (شحنہ حق صفحہ ۱۲)

شاید کوئی مرزا جی کا مرید یہ کہے کہ یہ رسالہ بہت پرانی تصنیفات سے ہے کہ جبکہ شاید اس زمانہ میں مرزا صاحب کا یہی خیال ہو مگر بعد کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہو کہ ویدوں کو جتنا برا جانا گیا تھا وہ درحال اس برائی کے مستوجب نہیں لہذا یہ کہنا کلام صحیح ہے تو ایسے دور اندیش حضرات کیلئے ہم مرزا صاحب کے اسی پیغام صلح کا ایک مقام دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آجتک انھیں پہلی کہ

الصرف ... منیجر الصرف امرتسر

ahmadimuslim.de

پر معبر ہیں چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں :-

"اگر آج تمام ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے بغلگیر ہو جائیں یا مسلمان ہی ہندو دین کی اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے" (صفحہ ۳۲)

لطف یہ ہے کہ سابقہ حوالہ کے ساتھ پہلے ہی صفحہ پر یہ تحریر ملتی ہے جس میں مرزا صاحب نے ویدوں کو اگنی وایو پرستی کا مادہ ٹھہرا کر مشرکانہ تعلیم کا معلم بتلایا ہے پھر اُسی وید کو مسلمانوں کیلئے قابل تسلیم بتلا کر مصالحت کی بنا قرار دیتے ہیں (واہ سبحان اللہ)

مرزائیو! مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ہم اُن سے بہت کچھ پوچھتے - آہ افسوس آج ہمارا مخاطب تم سے دو ہے اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی تمہارا ہادی پیغمبر - ابن اللہ - مسیح اور مہدی کی ہدایت ہے کہ جس کتاب کو خود ہی مشرکانہ تعلیم کا معلم کہتا ہے اسی کو تم سے منواتا ہے (معاف کیجئے گا) تف ہے ایسی مسیحائی پر اور حیف ہے ایسی مہدویت پر - مسیحائی اور مہدویت تو بڑی بات ہے - ایک ادنیٰ مصنف کی شان سے بھی بعید ہے کہ اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف ایسی جلدی دوسری بات کہدے کہ پہلی بات لکھنے والے قلم کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی ہو - اسی لئے قرآن شریف میں ایسی اختلاف بیانی کو اس امر کی دلیل گردانا ہے کہ اسکا قائل خدا کے بلانے سے نہیں بولتا -

دوسری بات کا ثبوت کہ مرزا صاحب کا یہ پیغام شریعت اسلامی کے بھی خلاف ہے یہ ہے کہ قرآن مجید نے گو یہ کہا ہے کہ ہر ایک قوم میں خدا کی طرف سے سمجھانے والے آتے رہے مگر ہندوستان کی کسی کتاب یا کسی ملہم کا نام نہیں بتلایا - پس یہ مجمل بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے وسیع ملک میں بھی ضرور خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا اور سمجھانے والا آیا ہوگا مگر اسکی اور اسکی کتاب کی تعیین ثابت نہیں اسی لئے آج سے پہلے جن بزرگوں نے ہندوستان میں کتاب و ملہموں کے آنے کی بابت اظہار رائے کیا ہے انہوں نے اس کتاب اور ملہم کا نام نہیں بتلایا چنانچہ سید السلام حضرت مجدد الف ثانی - مرزا جان جاناں اور مولوی شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی تحریرات میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں الہامی کتاب اور ملہم ہوئے ہیں مگر تعیین انکی نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت میں تعیین نہیں آئی تھی - مرزا صاحب چونکہ خود ملہم تھے اسلئے ہم اُن کے الہام کی تو کہتے نہیں - البتہ شریعت اسلام کی سُناتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی الہامی کتاب اور الہامی شخص کی تعیین قرآن و حدیث میں نہیں آئی - لہٰذا مرزا صاحب کی یہ تعلیم کہ وید الہامی ہیں اور کرشن جی نبی تھے - قرآن شریف ہمکو اسکی ہدایت نہیں کرتا -

ایک اور طرح سے بھی مخالف ہے کہ قرآن شریف نے غیر قوموں کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں لگائی کہ وہ ہماری کتاب اور ہمارے نبی کو مان لیں تو مصالحت ہوگی ورنہ نہیں - نہ ایسا کبھی ہوا نہ کسی اسلامی تاریخ سے اس افترا کا نشان ملتا ہے - ہاں عیسائیوں اور آریوں کا یہ ایک پرانا الزام ہے کہ اسلام ایمان بالجبر کی تعلیم دیتا ہے جسکو مرزا صاحب نے اور تقویت دی -

ہم حیران ہیں کہ مرزا کے دماغ میں خلل تھا یا وہ اپنے دام افتادوں کو احمق جانتا تھا - اس سے بڑھکر تعجب ہے کہ حکیم نور الدین رئیس المجانین اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ :-

"میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی مسعود کے خلاف ذرہ بھر کو بھی ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں"

ناظرین! یہ ہیں پاگل پارٹی کی باتیں جسکو حکیم استاد و بہت بڑا عالم - فاضل کہا جاتا ہے جو خود ہی اپنے دعوے علم میں اس قدر تکبر رکھتا ہے کہ اپنے مخالف کو نادان اور متکبر کے سوا کوئی لفظ بولنا پسند نہیں کرتا - ہم نے جہاں تک آپکی تحریرات متعلقہ مشن مرزا دیکھی ہیں وہ سب کی سب سی پاگلانہ بحواس کے ذیل میں آتی ہیں - کیونکر نہو آخر مرید کس کے ہیں؟ سے گرو جنہاں دے ٹپڑیں - چیلے جان ڑپ -

کفار کے ساتھ مصالحت بغیر کسی شرط کے جائز رکھی گئی ہے غور سے سنو!

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

(اگر مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی منظور کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو)

اس مصالحت میں یہ بھی نہیں کہ مذہبی مناظرہ نہ کریں بیشک کریں لیکن اپنے شبہات کو شائستگی سے پیش کریں نہ کہ دل آزاری سے - پس لعن طعن اور دل آزاری کے چھوڑنے پر مصالحت کلی ہے - اس میں یہ شرط نہیں کہ ہم انکی کتاب کو مانیں یا وہ ہمارے نبی پر ایمان لا دیں - افسوس کہ مرزا اور مرزائیوں کو خلافت راشدہ کی تاریخ بھی معلوم نہیں یا اپنے الہاموں کے مقابلہ پر اس سب کو فضول اور غلط جانتے ہیں -

اب ایک اور طرح سے ہم ثابت کرتے ہیں کہ یہ لیکچر پیغام صلح نہیں بلکہ اعلان جنگ ہے - لیکچر کے مرتب نے جو ایک گریجوایٹ وکیل ہیں اور اپنے دماغ میں بہت کچھ بو رکھتے ہیں مرزا جی کے مشیر قانونی اور خدائی ہیں - دیباچہ میں لکھا ہے کہ

"یہ نسخہ (پیغام صلح) ایک ایسے حقیقی طبیب کا تجویز کردہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس ملک میں امن اور آشتی کے پھیلانے کیلئے بھیجا جو صلح کا شہزادہ بنکر دنیا میں آیا اور جو اپنی مدت العمر میں جہادی جنگوں کی بیخکنی کرکے اپنے آخری ایام میں مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ اس پیغام صلح کے ذریعہ کر گیا" (ص...)

اس کلام میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ پیغام صلح مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ کرنیوالا ہے مگر جب ہم اسکو اندر سے پڑھتے ہیں تو انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ آریوں کی صفت تو یہی اور دل آزاری کوٹ کوٹ کر اس میں بھری ہے۔ شاباش ہو آریوں کو کہ انہوں نے اسکو خاموشی سے سنا (شاید دیوانے کی بڑ سمجھا ہوگا)۔

ہم اپنی عادت کے مطابق مخالف کا مضمون اُنہی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اسی **پیغام صلح** میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی لیکن جیسا کہ ہم ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کرسکتے کہ درحقیقت یہ وید کی تعلیم ہے بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کیگئی ہیں" (ص۲۲)

یہ فقرات ایسے مذہبی مجادلہ اور دل آزاری سے بھرے ہوئے ہیں کہ ہمارے کیا ہر ایک اہل انصاف کے خیال میں اس سے بڑھکر کوئی لفظ دل آزار ہو نہیں سکتا۔ آریوں کی مذہبی تعلیم نیوگ پر دو طرح سے حملہ کیا گیا ہے ایک تو اسکو ویدوں کے خلاف بتلایا ہے دوئم انسانی غیرت اور شرافت کے بھی مخالف کہا ہے۔ بتلائیے اس سے زیادہ اور دل آزاری کیا ہو سکتی ہے؟

مرزائیو! شرم کرو۔ ایک ایسے پُر از شر مضمون کا نام تم **پیغام صلح** رکھتے ہو؟ جو دل آزاری میں اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ مخالف کا جوش بھڑکانے میں اعلان جنگ کا کام دے۔ کیا سچ ہے؟ ؎

سکئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپکے ہم پر۔
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے۔

ہم ایک اور طرح سے بھی اس پیغام صلح پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مذہبی مناظروں میں کسی اصول کو ایجاد کرنے کے بجائے خود سوامی دیانند کے اصولوں کے پیرو ثابت ہوتے ہیں ہمارے مرزائی دوست ذرا صبر سے ہمارے دعویٰ کو سنیں اور دلیل کو غور سے دیکھیں:۔

"سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں ایک بات لکھتے ہیں جو یہ ہے سنو! جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جنکے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اس سے بڑھکر جھوٹا اور مذہب کونسا ہو سکتا ہے؟" (طبع اول ص۹۹)

اس کلام دیانندی کا مطلب صاف ہے کہ جس مذہب کو ہزاروں اور کروڑوں آدمی مانتے ہوں وہ سچا ہے گویا کثرت معتقدین اُس مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ (دیانندیو! اسلام کے معتقدین کا شمار کتنے کروڑوں تک ہے جانتے ہو؟ سوچ کر کہنا۔ پھر اسلام کو جھوٹا کہنے والا کون ہوگا؟ کہو جی کون دھرم ہے؟)

اسی اصول کو لیکر مرزا جی ویدوں کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت (ہندوستان) کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برس سے اسکو خدا کا کلام جانتے ہیں ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہو" (ص۲۲)

مرزائیو! سچ کہنا یہ اصول کتاب اللہ کا ہے یا دیانند جی کا؟ کہتے ہوئے ذرہ اس آیت کو بھی سن لینا اور غور کرکے پڑھنا کہ:۔

اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

(زمین باشندوں کی کثرت کی پیروی کروگے تو وہ تمکو خدا کی راہ سے بہکا دینگے)

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ کثرت رائے حقیقت کی دلیل نہیں ہے مگر دیانندی اور مرزائی اصولوں کے لحاظ سے ہے۔

مرزائیو! قرآن مجید چھوڑ کر تمکو اچھا ساتھی ملا ؎

میرے پہلو سے گیا بالا ستمگر سے پڑا۔
مکّو اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اس لیکچر کے دیکھنے سے ہمارا مرزا صاحب کی طرف سے رہا سہا اعتقاد بھی اُٹھ گیا گو ہم مرزا صاحب کے دعووں کے معتقد نہ تھے مگر ہمارا اعتقاد تھا کہ آپ مصنف بیشک ہیں کیونکہ اٹھائیس سال سے آپکی مشق ہے۔ گو آپکی تصنیف کا خلاصہ وہ حصہ اتنا ہی تھا کہ ؎ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا۔

مگر اس لیکچر میں چند سطریں یا دو ایک ورق میں مرزا صاحب کی بیچ بیچ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فن تصنیف میں ہنوز وہی رتبہ رکھتے تھے جو ایک نوآموز واعظ رکھتا ہے کہ قبل از تقریر مختلف مواقع کی چند آیات لکھکر اپنے پاس جمع کر لیتا ہے۔

ahmadimuslim.de

پھر وقت بیان سے کام لیتا ہے لیکن جو لوگ فن تصنیف میں کمال رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ دونوں [illegible]

اخیر میں ہم اپنی حیرانی اُن مسلمان بیرسٹروں اور گریجوایٹوں کی نسبت بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود مرزائی نہ ہونے کے ایک مرزائی کے جال میں پھنسکر ایسے پیغام صلح کے لئے جلسے کے اشتہار پر دستخط کر دئے جو درحقیقت اسلام کے، عقل کے بلکہ خود لکھنے والے کے بھی مخالف ہے جو محض ایک بازیچہ طفلان اور ملعبۂ صبیان سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتا۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت واقتدا کے متعلق وعدہ تھا کہ اخیر مئی تک تین اصحاب کی تحریریں آئینگی درج کیجائینگی اس لحاظ سے آج کی تحریر مولوی عبدالصمد صاحب ساکن موتیہاری کی درج ہوتی ہے جو تینوں تحریروں میں آخری تحریر ہے۔ ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں وہ یہ ہے۔ (اڈیٹر)

بعنوان بالا ایک مضمون اہلحدیث مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا ہے جس میں اہل علم ناظرین سے جواب طلب کیا گیا ہے مجھے آجتک بوجہ عدیم الفرصتی وغیرہ اسوجہ سے پس وپیش رہا کہ میں نہ عالم ہوں نہ اہل علم میں میرا شمار ہے ورنہ اس قدر اس مسئلہ کی مخالفت کا مجھے خیال تھا۔ سکوت سے کام لیتا رہا اب ہم دیکھتے ہیں کہ مخالفت راقم مضمون کی تحریک کی غیر قدر بڑھ گئی ہے ورنہ میں سمجھتا تھا کہ علماء دینی اس مسئلہ کو طول دیکر موافقت کرینگے مگر راقم مضمون کا اصرار و تقاضا حد سے بڑھا ہوا دیکھ کر مجھے بھی بقدر تحریر کرنے کی جرأت ہوئی بحیثیت علماء نہیں بلکہ بحیثیت یک مسلمان آنا و فرقہ اہلحدیث اپنے عقیدہ کا اظہار ہے اگر مناسب سمجھیں پرچہ اہلحدیث میں درج کرکے ایفائے وعدہ فرماویں۔

سب سے پہلے تو مجھ کو یہ تعجب ہے کہ علمائے مخالفین اتفاقیہ اقتدا میں اور انتخاب امامت میں اور ادعائے اسلام اور حقیقی اسلام میں کچھ فرق وتمیز نہیں کرتے۔ یہی دو باعث ہیں جن سے بحث و مخالفت اسقدر طول ہوتی جاتی ہے باوجودیکہ راقم مضمون بکار بکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہم انتخاب امامت کا مسئلہ پیش نہیں کرتے ہیں ہم آریہ اور عیسائی کے پیچھے نماز پڑھنے کو نہیں کہتے ہیں مگر افسوس ہے علمائے مخالفین پر کہ وہ کچھ بھی اس طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرماتے۔ راقم مضمون کا دعوٰی ہے کہ وہ عالم

جو قبولیت نماز کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اس کے پیچھے مقتدی میں ہو تو اس کے لئے ہے ان دونوں میں کوئی ربط نہیں مگر بلاوجہ و بے دلیل مخالفت کی جاتی ہے۔

(ہم پوچھتے ہیں کہ پیغمبر کے پیچھے جسقدر اصحاب نماز پڑھتے تو سب کی نماز رسول ہی کے ایسی قبول ہوتی تھی یا سب مقتدیوں کی نماز بدرجہ مساوی قبول ہوتی تھی) کیا غوث اعظم کے پیچھے جسقدر انکے مرید نماز پڑھتے تو سب کی نماز غوث ہی کے برابر قبول ہوتی تھی یا سب مریدوں کی نماز یکساں قبول ہوتی تھی؟ ہرگز نہیں اور یہ یقیناً باطل ہے پھر جب نبوت اور ولایت کا اثر مقتدیوں تک نہیں پہونچا تو امام کی بدعقیدگی سے مقتدیوں کو کیوں نقصان پہونچیگا یہ صریح دلیل ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں کوئی ربط نہیں۔

اس کے سوا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ایک امام صالح اور متقی ہے مگر خاص کسی وقت کی نماز میں دل اسکا بالکل غافل ہوجائے اور بالکل خیالات میں محو ہوجائے اور ہم نہایت خشوع خضوع سے نماز میں اسکی اقتدا کریں اور میری نماز اس امام کے مساوی ہوجائے تو خدا کی صریح ناانصافی ہوگی کیونکہ خدا دوسرے کی وجہ سے دوسرے کی محنت کو ضائع نہیں کرسکتا۔ اگر میری نماز امام کی نماز سے قبولیت میں بڑھ گئی تو صاف ظاہر ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں ہرگز ربط نہیں ہے۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا ہوں جو ضروریات دین سے منکر ہو اسکی اقتدا جائز ہے۔ اگر قرآن اور حدیث کو سچا اور واجب التعمیل سمجھکر اپنی غلط فہمی سے تاویلاً انکار کرتا ہے وہ حقیقی مسلمان نہ ہو مگر ادعائی مسلمان ضرور ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اور یہی موضوع مسئلہ کا ہے اسی کو مولوی صاحب نے مدلل جتلا دیا ہے۔ ایسے دلائل دیکھکر بھی کوئی بے دلیل کہے تو اسکا اختیار ہے۔

عبدالصمد نو مسلم از موتیہاری ضلع چمپارن

انجمن ہدایت الاسلام دہلی

کی تحریک سے آگرہ میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے قیام میں بہتیری دقتیں پیش ہوئیں مگر بفضلہ تعالیٰ اراکین انجمن ہدایت الاسلام آگرہ نے انجمن کو اس قابل بنالیا ہے کہ اپنے پاؤں سے چل سکے۔ انجمن مذکور کے قواعد کا مطبوعہ مسودہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے ہم انکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے انجمن کے ارکان کو (جن میں بہت سے ہمارے علم میں ہم سے عمر میں تجربہ میں بڑے ہیں) توجہ دلاتے ہیں کہ انہوں نے قواعد کو اصل منشا میں شامل نہیں سمجھا یہی وجہ ہے کہ قواعد میں

ahmadimuslim.de

ایک دفعہ یہ ایسی بھی لکھی ہے کہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی انجمن کے مربی قرار دیئے گئے ہیں۔
مولانا کے مربی ہونے پر ہمیں اعتراض نہیں بلکہ اسپر ہے کہ کسی عہدے پر کسی شخص کے مقرر کرنے کو قواعد میں درج نہیں کیا جاتا بلکہ یہ وہ تجویز ہو جو کتاب القرارداد میں درج ہونے کے قابل ہے نہ کہ قواعد میں۔ مگر کام چونکہ ابتدائی ہو اسلئے ایسی سہل انگاریاں ممکن ہیں۔ بہر حال ہم دعا کرتے ہیں خدا تمام اسلامی انجمنوں کو عموماً اخلاص سے کامیاب کرے۔ آمین +

تقریظات (ریویوز)

زبدة المرام فی ترجمة عمدة الاحکام یہ ایک حدیث کی مستخرج مختصر کتاب ہو اسکا ترجمہ مولوی عبد الرحمان عبد الرحیم خلف الصدق مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری نے کرا کر بہت عمدہ خوشخط چھپوایا ہے۔ عاشقان حدیث نبوی قدر کرینگے قیمت کتاب پر مرقوم نہیں۔ پتہ مولوی عبد الرحمان عبد الرحیم مسجد چینیاں والی لاہور۔

دیو سماج کا عبد الغفور یہ کتاب دیو سماج کی طرف سے بجواب دھرمپال سابق عبد الغفور دو آریہ ہے کے ان حملات کے جواب میں نکلی ہے جو جناب مذکور نے دیو سماج پر کئے تھے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جناب مذکور آریہ ہونے کے وقت اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ترک اسلام کا کہنا محض ایک فریبی تقاضہ وسوال وہ آریہ بننے سے پہلے کئی سال تک دیو سماج کا ممبر رہا تھا پس اس کو آریہ بننے کیوقت ترک دیو سماج کہنا چاہئے تھا۔ خیر بہرحال جو کیا اسکا جواب اور بدلہ بھی پالیا۔ کتاب سپرنٹنڈنٹ دیو سماج لاہور سے بقیمت ۳ ملتی ہے۔

رفیق سعادت امرتسر میں ایک انجمن رفیق الاسلام مدت سے قائم ہو اسکا موضوع ہے کہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ذریعہ مسلمان بچوں کو دینی واقفیت کرائی جائے۔ انجمن مذکور کی یہ خدمت قابل شکریہ ہے حال میں انجمن نے ایک رسالہ سلسلہ حدیث کا جاری کیا ہے جسکا نام زیب عنوان ہو رسالہ مذکور انجمن کے سکرٹری صاحب سے مفت ملتا ہے ہاں اگر کوئی صاحب بطور امداد انجمن کو کچھ عنایت فرمادیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ خط و کتابت کے لئے پتہ :- میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سکرٹری انجمن رفیق الاسلام امرتسر

مظہر الاسلام اس رسالہ میں مصنف نے اسلامی باتیں نبوت وغیرہ کے متعلق بطور سوال وجواب کے مضمون لکھا ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت ۸/
پتہ :- دفتر الہادی سمردتہ ضلع رائے بریلی۔

انجمن ہدایت الاسلام دہلی

اپنے کام میں برابر کوشاں ہے آجکل اسکے وکیل مولانا نظام الدین صاحب اور مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند شملہ پر جاکر اشاعت تقاضہ کر رہے ہیں۔ دونوں وکیل انجمن کو ایسے ملے ہیں جیسے ہمایوں شاہ کو بیرم خاں وزیر ملا تھا۔ خدا کرے انجمن اپنے کاموں میں کامیاب ہو +

آجکل کے آریہ پرشوں کی لیلا

اس عنوان سے ہمعصر سناتن دھرم گزٹ لاہور لکھتا ہے کہ :-
یہ ہندوستان کے لئے ودیا اشری گیان کا بھنڈار ہے۔ اس گیان کی بدولت اس جاتی کے اندر ایسے ایسے رشی اُتپن ہوئے ہیں کہ جن کے بچے ہوئے شاستروں کی علمیت لاکھوں برس سے یکساں چلی آتی ہے اور جنکی ودیا اور یوترتا کے آگے دنیا کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے چنانچہ آریہ سماج کے بانی نے اسی پوتر زمانہ کو واپس لانیکا اپدیش دیا تاکہ سنسار کو سکھ ہو۔ اقتباس (دھرم) نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن صاحبان! اس کے پرچار کیکا ذمہ لیسے آریوں نے لیا ہے جو سوشل خرابیوں کے دُور کرنیکا یتن کچھ نہیں کرتے۔ اوّل ہی سے فلسفہ کی باتوں میں دخل دینے لگ گئے ہیں۔ وہ نہایت مکروہ برائیاں آجکل سب ذیل دکھائی دیتی ہیں (۱) آریہ سماج کے چیف نیم میں سنسار کا انکار کرنا درج ہے۔ مگر آریہ سماج کے دونوں فریق کالج پارٹی اور گروکل پارٹی کے اکثر حاشیہ جانوروں کو ہلاک کر کے ان کا گوشت کھاتے ہیں اور دانس کے کچن کھول رکھے ہیں۔ آریہ لیڈر۔ لیکچرار اپدیشک اور آریہ اخبار سب کے سب خاموش ہیں (۲) آریہ لیکچرار اپدیشک وغیرہ ہیں کہ وواہ ایک ہی بار ہو مگر خود گرے ہوئے اسقدر ہیں کہ اولاد کے ہوتے پر بھی جھٹ دوسرا بواہ کنواری کنیا سے کر لیتے ہیں (۳) رشوت خور یا دیگر بے ایمانی سے روپیہ کمانے والے لوگ بھی (بشرطیکہ وہ سماج کے ممبر

چندہ دیتے ہیں) پرشنت سمجھے جاتے ہیں اور پردھان تک بنائے جاتے ہیں۔ (۴) وید کے دھرم کی سادہ تعلیم کے برخلاف بعض آریوں کے فیشن اور سجاوٹ کو دیکھو۔ کنگھائی۔ کوٹ پتلون پہنو اور البرٹ فیشن کے بال سر پر رکھو اور دنیا کو لکچر سناتے ہیں (۵) گھی۔ دودھ کھانے کے مستحق بنے ہوئے ہیں مگر ہندوستان بھر میں ایک جگہ بھی ان آریوں نے گائے وغیرہ مویشیان کے لئے کوئی گؤشالہ یا پیٹر قائم نہیں کیا۔ اگر کہیں گؤشالہ کا نام نظر آتا ہے وہ سب دیگر فرقہ ہنود کا ہی پرتاپ ہے (۶) کوئی آریہ لیڈر۔ لکچرار۔ اپدیشک یا آریہ اخبار کبھی دودھاری مفید جانوروں کی حفاظت نسل کے لئے آواز نہیں نکالتا۔ نہ کبھی مضمون لکھتا ہے بلکہ جب کبھی تحریر و تقریر میں شراب کے برخلاف بولتے ہیں تو شکاری سے گوشت کے نام کو دبا جاتے ہیں (۷) دعوے وید کے دھرم پرچار کا لیکن اینگلو کالج اور گروکل میں تعلیم انگریزی علم ادب وغیرہ کی دیتے ہیں کیونکہ اس میں دنیا کی لذتیں ملتی ہیں (۸) نیک و بد صحبت کی کچھ تمیز نہیں۔ بھلے غریبوں سے پرہیز۔ مگر شرابی۔ کبابی۔ رشوت خور۔ نام نہاد جنٹلمینوں سے گہری دوستی (۹) پنجاب کے آریہ اخبار سب کے سب اتفاق اور پالیسی سے مذکورہ خرابیوں پر جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں اور ڈینگ مارتے ہیں آریہ اخبار ہونیکا۔ کئی ان آریہ اخباروں نے جھوٹی تحریریں چھاپی ہیں۔ ثبوت دئے جا سکتے ہیں (۱۰) یہ آریہ لوگ اب نسیچ زیادہ ہوگئے ہیں "نمستے" "مہاراج مہاراج" پکارتے ہیں مگر اصلیت پر نظر نہیں ڈالتے اور مہاتما بنے ہوئے ہیں گؤماتا کے ہت سے اور دیگر مفید جانوروں کی ہمدردی سے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں کہ آریہ پرش ان سطور پر وچار کریں اور بے زبانوں پر کچھ دیا و ترس کیا کریں۔

(دواس ترسی رام سکرٹری آہنسا پرچارنی سبھا چھاونی فیروزپور)

مراسلہ از ایلچپور ملک برار دکن

گذشتہ سے پیوستہ

شہر ایلچپور میں جیسا کہ گذشتہ اخبار میں مرقوم ہوا کہ انگریزی عملداری قائم ہوتے ہی تباہی آئی اور ہر طرف ویرانی اور اداسی چھا گئی۔ قدیم عالیشان عمارات و شاہی محلات اور مساجد خراب و ویران ہو رہی ہیں اُن میں رات کو چمگادڑیں اور ابابیل بسیرا لیتے ہیں۔ نوابوں کے ایوانوں پر اُلّو پکارتے ہیں۔ یہ حال کثیر الاختلال دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے۔

چونکہ یہ شہر زمانہ دراز تک صوبہ برار دکن کا دار الملک اور صدر مقام رہا ہے اسلئے یہاں کے باشندوں میں برخلاف دیگر مقامات کے لوگوں کی علمی لیاقت اور تہذیب بہت کچھ پائی جاتی ہے۔ ورنہ صوبہ برار کے اُن حضرات و اشخاص کو مستثنےٰ کرکے جو بیرونجات اور دیگر صوبجات سے اس ملک میں آکر سکونت پذیر ہوئے ہیں اس ملک کے اصلی باشندوں کی طرز معاشرت اور پوزیشن پر لحاظ کیا جائے تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ ہم نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے کہ نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جاتے کے لئے بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلے انگلیوں پر پور پور سونے کے چھلّے اور دو دو ان تھلوں میں طلائی کڑے پہنے ہوئے۔ مخمل یا اطلس کی شیروانی جس میں سرخ تکمے کی سنجاف ٹکی ہوئی ہے زیب بدن کئے ہوئے مگر پاؤں میں جوتیاں ندارد۔ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خراماں خراماں چلے جا رہے ہیں۔ یہ کیفیت خاص شہری اشخاص کی ہے اب دیہاتی اشخاص کی حالت و لائف کا کیا پوچھنا ہے۔ مذہبی پہلو کو لیجئے تو بالکل ہی تاریک نظر آتا ہے۔ گور پرستی و پیر پرستی و تعزیہ پرستی میں ہمہ تن منہمک و مستغرق اور خود غرض اور عبدالدرہم و عبدالدینار پیرزادوں کے دام تزویر میں گرفتار۔ گویا یہی پیر جی اُنکے وسیلہ کونین اور مرجع و ملجا ہے دارین ہیں۔ توحید و سنت کے نام سے محض نابلد اور متنفر۔ گو کہ حضرات ایلچپور بہ نسبت دیگر مقامات برار کے مہذب شمار کئے جاتے ہیں تاہم یہاں بھی توحید و سنت سے بالکل وحشت اور نفرت اور رسومات آبائی اور گور پرستی و پیر پرستی وغیرہ سے دلی رغبت و الفت۔ لیکن الحمد للہ والمنہ کہ عرصہ سے یہاں پر ایک باخدا اور متبع توحید و سنت بھوپالی مولوی صاحب وارد اور قیام گزین ہیں انہیں مولوی صاحب بھوپالی کے دم قدم کی برکت اور وجود باجود کے فیض سے یہاں پر ایک حد تک توحید کا چرچہ پھیلا اور شادی و غمی کے موقعوں پر توحید اور سنت کا اتباع شروع ہوا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو ابتدا میں یہاں کے ایک مشہور و معروف مولود پرست پیرجی نے (جو عرصہ ۲ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ شہر خموشاں کو چل بسے) اپنے فرزندوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بلایا تھا چنانچہ مولوی صاحب نے تین چار سال تک تعلیم دی۔ چونکہ مولوی صاحب بھوپالی پکے موحد اور اہلحدیث ہیں وہ اپنے طریق پر نماز میں آمین بالجہر کہتے اور رفع یدین کرتے اور دولہہ رحمان کے عرس کے میلے اور مجالس میلاد وغیرہ میں جانے سے انکار کرتے اسلئے پیرجی صاحب ان بھوپالی مولوی صاحب سے کشیدہ اور کبیدہ خاطر ہوئے اور اس کشیدگی اور رنجش نے بڑھتے بڑھتے عداوت و خصومت کی بنیاد ڈالی۔ اب تمام شہر کو پیرجی صاحب نے مولوی صاحب

ahmadimuslim.de

بھوپالی کا دشمن جانی بنا دیا کیونکہ پیرجی صاحب خود بھی متنفذ اور باا ثر تھے پر تمبری مجسٹریٹ اور قاضی و خطیب و ذی کلام والا مقام میں اعزازانہ پلنے والے۔ تحصیلدار صاحب وغیرہ سب پیرجی صاحب کے ہم خیال و ہم مشرب۔ پھر کیا تھا مولوی صاحب بھوپالی پر ہر طرف سے بلا عظیم ہونے لگا۔ مارو۔ نکالو۔ وہابی ہے ہمارے رسالی شہر کو ایک دم پاک کرو۔ یہی آوازے کسے جانے لگے۔ صاحب ضلع کو خلاف توقع سمجھا بجھا کر ناراض اور کشیدہ خاطر کرایا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو دھمکیاں دی جانے لگیں کہ اگر تم اس شہر سے اتنی مدت کے اندر نکل نہ جاؤ گے تو تم پر نقص امن کا الزام قائم کر کے مقدمہ دائر کیا جائیگا اور بذلت و رسوائی تمام شہر بدر کئے جاؤ گے لیکن باوصف اس قدر آفات و صعوبات ناگہانی کے مولوی بھوپالی صاحب کے استقلال و ہمت مردانہ میں ذرہ بھی فرق نہ آیا اور انہوں نے صاف صاف فریق مخالف سے کہہ دیا کہ احیاء و اجرائے توحید و سنت کے باعث مجھ پر جس قدر مظالم و مصائب کی بلائیں نازل ہوں انکو برداشت کرنے کے لئے میں بہمہ تن مستعد و آمادہ ہوں اور اس ذلت کو میں اپنے حق میں عزت سمجھتا ہوں بلکہ جان جائیگی بھی مجھکو دریغ نہیں۔ حاصل کلام پیرجی اور ان کے چیلے چاپڑوں کی [illegible] اور دھمکیوں کو مولوی بھوپالی صاحب بالکل خاطر میں نہ لائے۔ اور مستقل طور سے اپنا کام کاج اور درس و تدریس میں برابر مشغول و مصروف ہیں۔ آتش پیرجی اور مولود پرستوں کے گرد گمشال اور ان کے فضلہ خواروں چیلے چاپٹیوں کا وہ سب جوش و خروش [illegible] اور انکی کمیٹی سے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ مولوی بھوپالی اور اس کے دوست جانثار اور شاگرد سب کے سب وہابی ہیں۔ اس مولوی اور اس کے جانثاروں سے کوئی شخص دوا [illegible] لین دین [illegible] کچھ سروکار نہ رکھے اور شادی غمی کی تقریب اور جلسوں میں کوئی شریک نہ ہو ورنہ حقہ و پانی بند کر دیا جائیگا۔ اب مولوی صاحب بھوپالی بافراغ خاطر اوقات بسر کرتے ہیں۔ طلبہ کو درس بھی دیتے ہیں اور تجارت پارچہ بھی کرتے ہیں اور منعم حقیقی و معبود مطلق کا شکر ادا کرتے اور عبادت الٰہی خشوع و خضوع سے بجا لاتے ہیں۔ آپکی توجہ بلیغہ اور مساعی جمیلہ سے یہاں پر ایک اچھی خاصی جماعت موحدوں کی قائم ہو گئی ہے اور برابر رفع یدین و آمین بالجہر وغیرہ سنتیں ادا کی جاتی ہیں اس شہر میں جسکو مولود پرستوں اور قبروں کے پجاریوں کا ہیڈ کوارٹر کہنا بجا ہے توحید و سنت کا چرچا شروع ہوگا اور موحدین کی جماعت قائم ہوگی یہ بات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ یہ سب مولوی بھوپالی صاحب ہی کی ذات بابرکات و حسن سعی کا نتیجہ ہے۔ خداوند عالم مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور علم و عمل میں ترقی بخشے۔

پیرجی صاحب آنجہانی کے فرزند ارجمند گو تعلیمیافتہ علیگڈھ کالج ہیں لیکن اپنے والد ماجد ہی کے قدم بقدم چلتے ہیں اور عرس مولود و دہم و بستم و چہلم وغیرہ کے دلدادہ ہیں کیوں نہوں۔ بزرگوں کے طریقہ کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیے۔

حال میں شاہ عبدالرحمان غازی و شہید عرف شاہ دولہہ رحمان کا سالانہ عرس ختم ہوا جس میں پیرجی صاحب متوفی کے مرید و چیلے جاٹا خوب ٹھکتے اور ادھر سے ادھر گشت لگاتے پھرتے تھے کیا یہی شعار اسلام اور پیروی سنت خیر الانام ہے؟ (نامہ نگار)

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمنداں نیست

گزشتہ اشاعت [illegible]

اب آپکی اعذار باردہ و استدلال واہیہ پر کلام کیا جاتا ہے جس سے تم رسول کو غیب دان سمجھتے ہو اور عالم الغیب کہنے کو روا رکھتے ہو اور ان حضور کو جمیع امور غیبیہ پر مطلع جانتے ہو آپکی دلیل اس دعوے پر دو آیتیں ہیں۔ آیت اول وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ اور آیت ثانی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ہے اگر ان آیتوں سے اڈیٹر اخگر کا دعوے صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو تخصیص خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے نہیں معلوم ہوتی ہے بلکہ سارے رسولوں کے لئے حسب فہم اڈیٹر عالم الغیب ہونا اور تمام امور غیبیہ پر مطلع ہونا لازم ہوگا کیونکہ آیات مرقومہ سب رسولوں کی نسبت ہیں اب تم سب رسولوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہو یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے ہو تو آیات مذکورہ حسب فہم تمہارے تمہارا رد ہے اور اگر ان سب کی نسبت بھی یہی اعتقاد رکھتے ہو تو قصص و حالات مذکورہ قرآن مجید نسبت [illegible] کے تمہاری بہت رد کرتے ہیں اور اس غلط مفہوم کو جو تم نے آیات مذکورہ سے سمجھا ہے خوب ہی بیخکنی کرتی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھو جب کوہ طور پر تشریف لیگئے اور چالیس روز وہاں رہکر توریت لیکر واپس آئے تو [illegible] کی کچھ بھی انکو خبر نہ ہوئی اور قبل جانے کے انکو یہ علم نہوا کہ سامری میرے غائب ہونے کے بعد [illegible] انکی عبادت کرا دیگا جسکا وہ بند و بست کر جاتے یا تو سامری کو نکال دیتے یا وہ چیز جس سے گائو کے بچہ میں قوۃ گویائی کی تھی اس سے لے لیتے ہاں جب انکو خداوند جہان نے خبر دی تو آپ

ahmadimuslim.de

کوہ طور سے لوٹ کر حضرت ہارون پر خفا ہوئے اور سامری سے انکو بولنے کی وجہ دریافت کی جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے اگر وہ غیب دان ہوتے تو انکی اور انکے دریافت کی وجہ خود معلوم کر لیتے سامری سے دریافت کی ضرورت کیا تھی! ایسے ہی حضرت موسیٰ ہیں کہ جب مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی انکو خبر نہ ہوئی حالانکہ وہی جگہ انکا مقصود تھا جب وہاں سے دور چلے گئے اور شاگرد سے صبح کا کھانا طلب کیا تو انہوں نے مچھلی کے زندہ ہونے کی خبر دی تب حضرت موسیٰ لوٹے کما اخبرنا اللہ عنہ فی کتابہ اور حضرت خضر کے ساتھ جو تین امر تعجب انگیز پیش آئے جن پر حضرت موسیٰ نے نہایت تعجب سے اعتراضات کئے تھے انکی وجوہ حضرت موسیٰ پر پوشیدہ تھیں جب حضرت خضر نے ان وجوہ خفیہ پر اطلاع دی تو حضرت موسیٰ کو تسکین ہوئی کیا غیب دانوں سے ایسی حرکات ہوتی ہیں خصوصاً انبیاء سے حضرت ابراہیم کو کہ جب انکے پاس چند فرشتے بصورت انسان آئے تو آپنے انکو نہیں پہچانا حسب دستور خود انکو واسطے کھانا حاضر کیا اور اُن لوگوں نے جب نہیں کھایا تو آپ خوف زدہ ہو گئے اور اسوقت تک نہیں پہچانا جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم فرشتے ہیں تو آپ کا خوف دور ہوا - اور آپ نے پہچانا اور پھر آپ کو فرشتوں کے آنے کی وجہ معلوم نہ تھی جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم قوم لوط پر عذاب لائے ہیں تو آپ کو معلوم ہوا اور نیز آپ کو اپنی اولاد کے ہونے کا علم نہ تھا ورنہ فرشتوں کی بشارت پر آپ کو تعجب کیوں ہوتا - یہ سب امور منصوص قرآن ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عدم غیب دانی پر دلیل و حجت صریح ہیں - حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی سلطنت کا حال معلوم نہ تھا ہدہد نے انکو خبر دی کما قال اللہ تعالیٰ احطت بما لم تحط بہ خبرا الخ یعنی معلوم کیا میں نے جو آپ کو معلوم نہیں آہ افسوس! اسوقت کے نام کے مسلمانوں کو اتنا بھی ایمان نہیں جسقدر جانوروں کو رسولوں کی صحبت سے تھا - پھر اب اس آیت کو پڑھکر کوئی ہدہد سا بچہ بھی ایسی بیہودہ تقریر نہ کریگا کہ انبیاء علیہم السلام غیب دان ہیں دیکھو اس قصہ میں حضرت سلیمان کی عدم غیب دانی پر چند وجوہ اظہار کیا گیا ہے اولاً حضرت سلیمان کو معلوم نہ ہوا کہ وہ ہدہد کہاں ہے اور کہاں گئی ثانیاً وہ کیا خبر لاوے گی ثالثاً آپکو بلقیس کی سلطنت کا حال معلوم نہ تھا رابعاً آپ کو معلوم نہ ہوا کہ اس خبر میں وہ راستگو ہے یا دروغگو جبھی آپ کو بلقیس کی طرف خط لکھنے کی ضرورت ہوئی - یہ سب باتیں منصوص قرآن ہیں کما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی سورۃ النمل - حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی خبر نہ ہوئی حالانکہ آپ وہیں چاہ کنعان میں [illegible]

تھے اور پھر مدت دراز تک کچھ پتہ نہ لگا - اگر حضرت یعقوب غیب دان ہوتے تو اپنے بیٹوں کے اس سوال پر کہ یوسف کو میرے ساتھ کر دو ہم انکو محافظ رہیں گے ہرگز جانے نہ دیتے اور پہلے ہی سمجھ جاتے کہ یہ انکو چاہ میں ڈالینگے مگر چونکہ وہ غیب دان نہ تھے صرف یک معمولی بات جو اکثر جنگلوں میں بھیڑئے وغیرہ رہتے ہیں کا خیال ہوا کہ انکو بھیڑیا نہ کھا جاوے اور اصل امر کی طرف جو انکو چاہ میں ڈالینگے خیال بھی نہیں گیا پس یہ سب قصص انبیاء علیہم السلام کے جو مذکور قرآن پاک میں ہیں صاف و صریح ہیں کہ یہ حضرات غیب دان نہ تھے اور انکو جمیع امور غیبیہ پر اطلاع نہ تھی مفسرین نے بھی ان آیات مستدلہ الدیٹر انکر کے یہی معنی کئے ہیں چنانچہ تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں علامہ نسفی لکھتے ہیں - عَالِمُ الْغَيْبِ خبر مبتدء محذوف ای ھو عالم الغیب فَلَا يُظْهِرُ فلا يطلع عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا من خلقه إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ الا رسولا قد ارتضاہ بعلم بعض الغیوب لیکون اخبارہ عن الغیب معجزۃ لہ انتہی یعنی اللہ تعالیٰ وہی غیب دان ہے پس بعض غیب پر اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا ہے تاکہ یہ اخبار غیبی انکے لئے معجزہ ہو جاویں اور تفسیر بیضاوی میں ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ وما کان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر و ایمان ولکن اللہ یجتبی لرسالتہ من یشاء فیوحی الیہ ویخبرہ ببعض المغیبات انتہی یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو علم غیب نہیں دیتا ہے کہ جس سے وہ مطلع ہو اسپر جو لوگوں کے دلوں میں ہے کفر و ایمان سے لیکن اللہ تعالیٰ پسند کر لیتا ہے جسکو چاہتا ہے پس وحی کرتا ہے طرف انکی اور خبر دیتا ہے انکو ساتھ بعض غیب کے اسی طرح اور تفسیروں میں بھی مذکور ہے - ان مفسروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی غیب کے ساتھ مخصوص ہے اور اپنے رسولوں کو کبھی بعض باتیں بتلا دیتا ہے واقعات قرآنی و حدیثیہ آنحضور کے عدم علم غیوب پر اسقدر کثرت سے واقع ہیں کہ اگر سب تحریر کئے جاویں تو یکدفتر بن جاوے مگر مشتے نمونہ یہاں لکھے جاتے ہیں قال اللہ تعالیٰ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ سید المرسلین کو ارشاد فرماتا ہے کہ آپ فرما دیں کہ میں نیا رسول نہیں ہوں اور مجھکو معلوم نہیں ہے کہ ہمارے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جاویگا تفسیر جامع البیان میں چند وجوہ انکو لکھکر آخر میں یہ تحریر فرماتے ہیں اولا ادری حالی وحالکم فی الدارین علی التفصیل اذ لا ادعی علم الغیب انتہی یعنی مجھکو اپنا اور تمہارا حال دونوں جہان میں تفصیلی معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوگا کیونکہ میں علم غیب کا مدعی نہیں ہوں - (باقی آئندہ) +

فتاوٰی

س نمبر ۲۱۲ - آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ آں حضرت پر نازل ہوئی یا امام اعظم پر؟ اگر رسول خدا پر نازل ہوئی تو دین آں حضرت کیوقت میں پورا ہوچکا تھا باقی کس بات کی ضرورت رہی جو اماموں نے پوری کی؟ اگر آیت مذکورہ امام اعظم پر نازل ہوئی تو تمام مسلمان اپنے آپ کو حنفی کیوں نہیں کہلاتے؟ (خریدار از جالندھر)

ج نمبر ۲۱۲ - آیت مرقومہ آں حضرت پر نازل ہوئی۔ اس کا کوئی منکر نہیں کسی امام کے مقلد اس لئے انکی تقلید نہیں کرتے کہ یہ آیت اس امام پر اتری ہے بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ اس امام کو بہ نسبت دوسروں کے سمجھ میں بڑا ہوا جانتے ہیں گو یہ وجہ بھی صحیح نہیں لیکن یہ الزام تو بالکل غلط ہے کہ یہ آیت اُن اماموں پر اتری ہوئی مانتے ہیں +

س نمبر ۲۱۳ - جالندھر میں ایک رسالہ نکلا ہے جسمیں لکھا ہے کہ جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ (د ر)

ج نمبر ۲۱۳ - مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں ہاں جو اُن کو معتقدات کو صحیح جانے آپ بھی وہی عقیدہ رکھے ہوگا جو مرزائیوں پر ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اُن کے اعتقادات فاسدہ کو صحیح نہیں جانتا مگر بوجہ ناواقفی یا کمزوری طبیعت یا عدم قوت فیصلہ یا بطور تورع کے کافر نہیں کہتا تو وہ کسی طرح کافر نہیں ہوگا +

س نمبر ۲۱۴ - رسالہ مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو کافر نہ کہے اسکی اقتدا جائز نہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ (د ر)

ج نمبر ۲۱۴ - یہ قول بھی بلا دلیل بلکہ غلط ہے +

س نمبر ۲۱۵ - نماز عصر کے بعد مغرب تک کوئی وظیفہ پڑھنا یا خریدت کی کسی کتاب کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ (د ر)

ج نمبر ۲۱۵ - جائز ہے +

س نمبر ۲۱۶ - اور اماموں کے علاوہ امام ابوحنیفہ میں کون سی خوبی تھی جسکو باعث وہ امام اعظم ہوئے؟ (د ر)

ج نمبر ۲۱۶ - امام اعظم کوئی ایسا منصب نہیں کہ اس کے لئے کوئی خاص خوبی تلاش کی جائے بلکہ محض حسن ظن اور اعتقاد پر مبنی ہے۔ شافعی امام شافعی کو امام اعظم کہتے ہیں اسی طرح ہر ایک گروہ اپنے امام اور پیر کو اعظم کا لقب دیتا ہے اسکے لئے صرف انکا حسن ظن ہے اور کچھ نہیں +

س نمبر ۲۱۷ - بارہ امام کا ثبوت قرآن شریف واحادیث صحیح سے تحریر فرمائیے (د ر)

ج نمبر ۲۱۷ - بارہ اماموں کا تو نہیں بارہ خلیفوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے۔ مگر اُن کے ناموں کے متعلق بہت بڑا اختلاف ہے۔ تاریخ الخلفا میں بحث ملتی ہے + مدرسے کے شکست داخل خریب فتنہ +

س نمبر ۲۱۸ - عقد میں مہر اور ولی شرط ہے یا نہیں؟ اگر شرط ہے تو جو نکاح اسطرح پر منعقد ہو کہ مجلس نکاح میں دلہن کا ولی موجود نہ ہو اور کل بیگانہ لوگ نکاح کر دیا پھر اسپر طرہ یہ کر دیا یعنی زوج دین مہر کا ایک پائی بھی ادا نہ کیا اور یہانتک کہ زوجہ کی طلب پر منکر مہر ہے تو ایسی صورت میں اگر یہ زوج دعویٰ دار زوجہ کا ہو تو شرعاً کیا حکم رکھتا ہے اور شرعاً یہ نکاح صحیح ہوگی یا نہیں؟ اور بر صورت عدم صحیح اس زوجہ سے جو فعل کیا ہے وہ حرام فعل کیا یا حلال؟ (راقم ابو محمد عبد الحکیم از نعت پور ضلع دیناجپور)

ج نمبر ۲۱۸ - بموجب حدیث شریف نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے حدیث شریف میں آیا ہے لا نکاح الا بولی یعنی نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں۔ البتہ مہر کی اتنی ضرورت نہیں جتنی ولی کی ہے۔ اگر دونوں خاوند بیوی بغیر مہر کے نکاح کرنے پر راضی ہوں تو بغیر مہر کے بھی نکاح درست ہو جائیگا۔

دونوں مسئلوں میں حنفیہ کا اختلاف ہے وہ ولی کی ضرورت اسقدر نہیں جانتے جتنی مہر کی کہتے ہیں۔ مہر ضروری ہے تاہم وہ یہ مانتے ہیں کہ نکاح میں اگر مہر نہ ہو یا مہر سے انکار کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا مگر مہر مثل لازم آئیگا مختصر یہ کہ حدیث اور اہلحدیث کے مطابق بغیر ولی کے نکاح درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہے لیکن بغیر کفو میں ہونے کیوجہ سے ولی اعتراض کر سکتا ہے۔ بصورت مرقومہ میں چونکہ نکاح کا عقد حنفی طریق سے ہوگیا ہے اسلئے خاوند نے جو فعل عورت سے کیا حرام نہیں کیا کیونکہ جتنا صورت میں مجتہدین کا اختلاف ہو انہیں کسی جانب کے قائل کو جو کیا متقی ہو فعل کی

س نمبر ۲۱۹ - کوئی شخص اپنی حقیقی ماں کی سوتیلی ماں کو اپنی سوتیلی نانی کو نکاح کیا اب یہ نکاح مطابق قرآن وحدیث کو جائز ہے یا نہیں؟ اور بر صورت عدم جواز فاعل کے ساتھ خورد ونوش کرنا اور مسلمانو نکو جائز ہے یا نہیں اور اسکا جائز جاننے والا مسلمان ہوگا یا نہیں؟ اور اس فعل کا جائز بتلانے والا کیسا ہے! (د ر)

ج نمبر ۲۱۹ - قرآن مجید میں حکم ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ یعنی تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں اس اُمَّهٰتُكُمْ کے لفظ کو مفسرین عام کہتے ہیں جو نانی (حقیقی اور سوتیلی دونوں) کو شامل

اطلاع عام :- فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ابوالوفاء)

انتخاب الاخبار

موضع تلونڈی کھمبروالی ضلع گوجرانوالہ میں مرزائیوں نے مناظرہ رکھا تھا گاؤں والوں نے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کو طلب کیا۔ مولوی صاحب [illegible] سے ہوا کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑی تاکید سے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ کوئی کسی قسم کی شرارت نہ کرے یہاں تک کہ مرزائی مولوی نے مولوی صاحب کا [illegible] [illegible] مرزائی عقائد سے توبہ نصوح اور ابوالہی اور سچی اسلامی عقائد کی طرف رجوع کرتے [illegible] کی مسجد میں بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام شیخ احمد رکھا گیا۔ (آریہ گزٹ)

موسمی تبدیلی کا اثر پنجاب راجپوتانہ اور گجرات پر خاطر خواہ ہوا ہے اور یہاں کثرت سے بارش ہوئی ہے۔ جودھ پور میں ۶۔ انچ بارش ہوئی ہے جہاں بارش کا سالانہ اوسط ۱۲ انچ ہے۔ اجمیر اور سانبھر میں ۳۔ انچ اور بیجاپور میں ۴۔ انچ بارش ہوئی ہے پنجاب میں سب سے زیادہ ان مقامات پر بارش ہوئی ہے۔ خوشاب ۲۔ انچ جہلم ۱۔ انچ۔ سیالکوٹ اور مری ۱۔ انچ ✦

ہتھیار پاس رکھنے کے متعلق حال ہی میں پنجاب چیف کورٹ کی ایک نظیر ہوئی ہے کہ تلوار یا اور کوئی ہتھیار جو قابل مرمت ہو بغیر لیسنس کے اس کا رکھنا بھی قابل اعتراض ہے اور قابل مرمت ہتھیار بھی قانون اسلحہ کے اندر آتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ہتھیار مذکور کی مرمت کر کے اسے کام میں لانے کی کوشش کی جاوے ✦

مسٹر تلک کی گرفتاری پر پونا کے دو نوجوان طلبا جو دکانیں بند کرنے کی تحریک کرتے تھے ان کو عدالت سے ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی ✦

اخبار پونیر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب اندرون ملک کے پیغامات تار کی اجرت میں تخفیف کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے والی ہے ✦

سنا ہے کہ مسٹر تلک کے مقدمہ سڈیشن بمبئی میں مسٹر داؤ چودھری بیرسٹر ایٹ لاء کلکتہ مسٹر تلک کی طرف سے پیروی کرنے کی غرض سے بلائے گئے ہیں ان کے علاوہ کئی اور وکیل بھی مسٹر تلک کی اپنی جوابدہی کریں گے ✦

لاہور و امرتسر کے مضافات سے ہیضہ تا حال مفقود نہیں ہوا۔ آجکل روزانہ پانچ چھ موتیں ہو جاتی ہیں ✦

[illegible] وہیں کے وہیں سے فروخت نکال دی گئیں ✦

امریکہ کے اخبار نیویارک ہیرالڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ حال کی جنگ میں تمام عربی [illegible] ✦

ایران [illegible] میں وہ تحریک وطنی کی بہت سی گروہوں کو بے جلا وطن کر دیا۔ آخر خیر خواہان ملک اور علماء و مجتہدین حب الوطنی کے جرم میں زیر حراست کر لئے گئے۔ معرکہ آرائیاں دیکھیں کیا رنگ لاتی ہیں خدا خیر کرے ✦

کوریا میں جو آجکل جاپان کے ماتحت ہے ایک انگریز نے بغاوت پھیلانے والی چھوٹی سی کتاب فتنہ کی اور اہل کوریا کو جاپان کے خلاف اکسایا۔ انگریزی حکام کی عدالت سے اس کو صرف چھ ہفتہ قید کی سزا ہوئی ✦

بمبئی کے اجلاس سشن میں اخبار کال کا اڈیٹر خود پیروی کرتا ہے کوئی وکیل یا بیرسٹر نہیں ہے ✦

بقول اخبارات کلکتہ۔ مرد آبن میں ابھی ۵۔ ۶ بنگالی ماہ ہو گرفتار کئے گئے ہیں مونگیر سے ایک ۱۶ سالہ بنگالی کلکتہ میں لایا گیا جو سپرانارکسٹ سازش کا ملزم ہے۔ اس لڑکے نے کہا کہ بم بنانے کا ایک اور کارخانہ مونگیر میں بھی موجود ہے۔ (سلطان دکلکتہ)

مولائی حفیظ کو طیطوان (مراکو) کا بادشاہ مراکو والوں نے مشتہر کر دیا ✦

ahmadimuslim.de

وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

جو تیس سال سے خدمت قوم میں مصروف ہے جس کا مقصد مسلمانوں کی پولیٹکل ، سوشل اور مذہبی اصلاح ہے اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے ۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اخبار وکیل ہے یہ ہر ہفتہ میں دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے اب تک اس کی قیمت بلا استثنٰی چھ روپیہ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بھی گراں ہے ۔ لہٰذا اب جون سے اواخر دسمبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلباء سے للعہ - ... روپیہ سے زیادہ آمدنی والے احباب سے ... ۔ اگر اس عرصہ میں ایک ہزار خریداروں کی فرمائشیں آگئیں تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائیگی ۔ موجودہ حالت میں جبکہ مصارف ڈاک کا لفافہ کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے ؟

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ
یعنی توریت ۔ انجیل و قرآن شریف کا مقابلہ جس میں قرآن مجید کی فضیلت ظاہر کی گئی ہے ۔ قیمت ۔۔۔ محصولڈاک

فتوحات اہلحدیث
چیف کورٹ ۔ ہائی کورٹ پنجاب ۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث قیمت ۲ر

دلیل الفرقان
بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے قیمت ۲ر

حق پرکاش
آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸ر

تغلیب الاسلام
جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ (دھرمپال) نہایت عمدہ دلچسپ ہے ۔ جلد اول قیمت ۱۲ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر ۔ ... کو خریدار ...

ترک اسلام
جناب دھرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۲ر

مناظرہ نگینہ
مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۰ء میں مقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا ۔ قیمت ۲ر

ادب العرب
صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد معلم کے پڑھ کر کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲ر

مرقع دیانندی
اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیودیا
مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت ۸ر

اہلحدیث کا مذہب
فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں قیمت ۳ر

تفسیر ثنائی
پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔

جلد اول ۱۲ر
جلد دوم ۱۲ر
جلد سوم ۱۲ر
جلد چہارم ۱۲ر
جلد پنجم ۸ر
پانچوں جلدوں کی قیمت ۳ روپیہ

السلام علیکم
اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۔ قیمت ۱ر

نماز اربعہ
اسلامی نماز کے احکام در مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی ۔ ہندو ۔ عیسائی ۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ ۔ ۲ر

المشتہر
مینیجر
اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ...